باب۔ ۳۴

سود

قرآن: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔

اے مومنو! اللہ کی مخالفت سے بچو اور جو کچھ ربا اور سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اس کو معاف کر دو، اگر تم مومن ہو، (البقرۃ:۲۷۸)۔

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ۔

اگر تم نے ایسا نہ کیا [واجب الادا سود معاف نہ کیا] تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے سے خبر دار ہو جاؤ، اور اگر تم نے توبہ کر لی تو تمھارے لیے تمھارا اصل مال ہے، نہ ظلم کرو، نہ مظلوم بنو، (البقرۃ:۲۷۹)۔

حدیث: ارشادِ نبویؐ ہے کہ گیہوں کے عوض گیہوں بیچنا سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔ جَو کے عوض جَو کا بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ کھجور کے عوض کھجور بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ نقد ہو۔ راوی: حضرت عمرؓ۔ (صحیح بخاری:۲۰۳۹)۔

ارشادِ نبیؐ ہے کہ سونے کے عوض سونا یا چاندی کے عوض چاندی بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد اور برابر ہو۔۔۔ البتہ سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونے کا کاروبار بالکل جائز ہے، جیسے چاہے بیچو۔ راویان: ابو بکرہؓ، عبید اللہ بن سعدؓ، ابو سعید خدریؓ۔ (صحیح بخاری:۲۰۴۳ تا ۲۰۴۵)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل (گورنر) مقرر کیا۔ وہ آپؐ کے پاس عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا۔ حضورؐ نے پوچھا، کیا خیبر میں تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ اس نے کہا، نہیں ہم ۲ صاع اپنی کھجوریں دے کر ایک صاع یہ اچھی کھجوریں لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ایسا نہ کیا کرو۔ بلکہ اپنی تمام کھجوروں کو درہموں کے عوض بیچو اور ان درہموں سے یہ اچھی کھجوریں خرید لو۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری:۲۰۶۴)۔

اہم فقہی پہلو:

- دو چیزیں، نام اور مقصد میں مختلف ہوں تو دو اجناس کہلائیں گی۔ مثلاً، اون، ریشم اور سوت وغیرہ یا گائے کا گوشت، بکری کا گوشت اور مرغی کا گوشت وغیرہ، یا لوہا، سیسہ، اور تانبہ وغیرہ۔ ان کو کمی بیشی کے ساتھ اور رضامندی سے بدلا جائے تو یہ تجارت ہے، اور جائز ہے۔
- گیہوں اور جَو کو روپیہ سے خریدیں تو یہاں کم و بیش کا ہونا تو ظاہر ہے۔ روپے کے عوض جتنا چاہو خرید و اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہاں ایک دوسرے کی مرضی سے ادھار کر لینا بھی جائز ہے۔
- لیکن جب کسی مال کو اپنی ہی جنس سے بدلا جائے، مثلاً گیہوں کے بدلے گیہوں، جَو کے بدلے جَو، سونے کے عوض سونا، یا چاندی کے عوض چاندی، تو ان کا دونوں طرف وزن یا تول میں برابر ہونا اور ساتھ ہی معاملے کا دست بدست ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی ایک طرف زیادہ ہو جائے یا نقد نہ کیا جائے تو، یہ ربا یا سود ہے۔
- موجودہ نظام سرمایہ کاری میں سرمایہ دار عام لوگوں میں اپنے سرمایہ کو قرض پر دیتا ہے۔ اور پھر اپنی اصل رقم کے علاوہ اور رقم بھی واجب الادا سمجھتا ہے۔۔۔ اگر وقتِ معین پر رقم ادا نہیں کی جاتی تو وہ مزید رقم مقروض کے ذمہ لگا دیتا ہے۔ اور اس کو وہ اپنے انتظار کا معاوضہ خیال کرتا ہے۔ دراصل یہ سود ہے۔ اگر سال بھر تک اس کو رقم ادا نہیں کی جاتی تو وہ اس زائد رقم کو اصل کے ساتھ جوڑ کر سب کا سود لگا دیتا ہے۔ اس کا نام سودِ مرکب یعنی سود دَر سود ہے۔ اس سود اور سود دَر سود کی وجہ سے دولت کھنچ کر سرمایہ دار کے پاس چلی جاتی ہے اور عام آدمی نادار اور مفلس ہو جاتا ہے۔
- اصل مال پر، مال کی زیادتی جو وقت کے مقابل ہوتی ہے، اسلام میں سود ہے۔ اس کا لین دین جائز نہیں۔ چناں چہ اسلام، ساہوکاروں کو اس طرح سے مفت خوری کی اجازت نہیں دیتا۔
- سود قطعی حرام ہے۔ اس کی حرمت کا منکر فاسق ہے۔